بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمازِ جنازہ کی نیت اور مسنون طریقہ

تحریر

عثمان بن بابر بن تاج الدین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتَّى تُدْفَنَ فَلَهُ قِيرَاطَانِ. قِيلَ: وَمَا الْقِيرَاطَانِ؟ قَالَ: مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيمَيْنِ.

جو شخص جنازے میں حاضر ہو یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی جائے تو اس کے لیے ایک قیراط (ثواب) ہے، اور جو شخص دفن تک حاضر رہے اس کے لیے دو قیراط ہیں۔ پوچھا گیا: دو قیراط کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: دو بڑے پہاڑوں کے برابر۔

(صحیح بخاری، حدیث: 1325، راوی: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

نمازِ جنازہ کی نیت اور مسنون طریقہ

تحریر

عثمان بن بابر بن تاج الدین

مقدمہ

بِسۡمِ اللہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على أشرف الأنبياء والمرسلين، نبينا محمد وعلى آله وصحبه أجمعين، أما بعد:

انسان کی تخلیق کا اصل مقصد اللہ رب العزت کی بندگی اور آخرت کی تیاری ہے۔ کائنات کا اٹل فیصلہ ہے کہ "**كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ**" (ہر جان دار کو موت کا ذائقہ چکھنا ہے)۔ زندگی ایک امانت ہے اور موت اس امانت کی واپسی کا نام ہے۔

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے، جس نے نہ صرف زندگی گزارنے کے قرینے سکھائے بلکہ موت کے بعد کے مراحل (تجہیز و تکفین) کے لیے بھی ایک جامع اور خوبصورت طریقہ عطا فرمایا ہے۔ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر یہ حق ہے کہ جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو، تو اسے سنتِ نبوی ﷺ کے مطابق غسل دیا جائے، کفن پہنایا جائے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ اس کی نمازِ جنازہ ادا کر کے اسے اللہ کے سپرد کیا جائے۔

اس کتاب کی ضرورت و اہمیت: آج کے دور میں جہاں رسم و رواج نے سنت کی جگہ لے لی ہے، وہاں اس بات کی اشد ضرورت تھی کہ ایک ایسی تحریر منظرِ عام پر لائی جائے جو خالصتاً قرآن و سنت اور آثارِ صحابہؓ کی روشنی میں ہو۔ اس کتاب "احکام و مسائلِ جنازہ" کو مرتب کرنے کا بنیادی مقصد عامۃ الناس تک وہ مستند معلومات پہنچانا ہے جو صحیح احادیث (بخاری، مسلم، سنن ابی داؤد) سے ثابت ہیں۔

کتاب کا منہج: زیرِ نظر کتاب میں درج ذیل پہلوؤں کو خاص طور پر ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے:

1. **استناد:** ہر مسئلے کے ساتھ معتبر حدیث کی کتاب کا حوالہ اور راوی کا نام درج کیا گیا ہے۔
2. **سادگی:** زبان کو سادہ اور عام فہم رکھا گیا ہے تاکہ ہر طبقے کا فرد اس سے استفادہ کر سکے۔
3. **جامعیت:** موت کی خبر ملنے سے لے کر تدفین کے بعد تک کے تمام باریک اور اہم مسائل کو ترتیب وار بیان کیا گیا ہے۔
4. **اتباعِ سنت:** قیاس اور غیر مستند روایات سے اجتناب کرتے ہوئے صرف وہی طریقے لکھے گئے ہیں جو نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابہؓ سے ثابت ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ناچیز کوشش کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، اسے میرے لیے اور اس کے قارئین کے لیے صدقہ جاریہ بنائے اور ہمیں ہر حال میں سنتِ مطہرہ پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خادمِ علم و سنت

عثمان بن بابر بن تاج الدین

باب اول	موت کے وقت اور خبر ملنے پر ابتدائی (نزع) احکام

جب کسی کے انتقال کا وقت قریب ہو اور وفات ہو جائے، تو درج ذیل مسنون اعمال انجام دینے چاہئیں۔

موت کی خبر سن کر کیا پڑھیں؟ (استرجاع)

جب کسی بھی مسلمان کی موت کی خبر ملے تو فوراً یہ قرآنی دعا پڑھنی چاہیے:

عربی: إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ

اردو ترجمہ: بے شک ہم اللہ ہی کے لیے ہیں اور بے شک ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (سورۃ البقرہ، آیت: 156)

اس کے ساتھ یہ مسنون دعا پڑھنا بے حد فضیلت کا باعث ہے:

عربی: اللَّهُمَّ أْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي، وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِنْهَا.

اردو ترجمہ: اے اللہ! مجھے میری اس مصیبت پر اجر عطا فرما، اور مجھے اس کا اس سے بہتر نعم البدل عطا فرما۔ (صحیح مسلم، حدیث: 918، راوی: ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

میت کی آنکھیں بند کرنا

وفات کے فوراً بعد میت کی کھلی آنکھوں کو نرمی سے بند کر دینا سنت ہے۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ حضرت ابو سلمہؓ کے پاس تشریف لائے، ان کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں، تو آپ ﷺ نے انہیں بند کر دیا اور فرمایا: إِنَّ الرُّوحَ إِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ.

اردو ترجمہ: بے شک جب روح قبض کی جاتی ہے تو نگاہ اس کا پیچھا کرتی ہے (اس لیے آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں)۔
(صحیح مسلم، حدیث: 920، راوی: ام سلمہ رضی اللہ عنہا)

اس وقت گھر والوں کو چاہیے کہ وہ صرف خیر اور بھلائی کی دعا کریں، کیونکہ اس وقت فرشتے آمین کہتے ہیں۔

میت کے پورے جسم کو چادر سے ڈھانپنا

وفات کے بعد میت کے چہرے سمیت پورے جسم کو کسی کپڑے یا چادر سے ڈھانپ دینا چاہیے۔

عربی: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَ سُجِّيَ بِبُرْدٍ حِبَرَةٍ.

اردو ترجمہ: جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کو ایک دھاری دار یمنی چادر سے ڈھانپ دیا گیا تھا۔

(صحیح بخاری، حدیث: 5814، راوی: عائشہ رضی اللہ عنہا)

قرض کی جلد ادائیگی کی فکر کرنا

اگر میت کے ذمے کوئی قرض ہو، تو ورثاء کو سب سے پہلا کام یہ کرنا چاہیے کہ اس کے ترکے (چھوڑے ہوئے مال) سے اس کا قرض ادا کرنے کی ترتیب بنائیں۔

عربی: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ.

اردو ترجمہ: مومن کی جان اس کے قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے، یہاں تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا کر دیا جائے۔

(سنن الترمذی، حدیث: 1078 - حسن، راوی: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ)

صبر کرنا اور نوحہ کرنے سے سختی سے بچنا

موت پر رونا اور آنسو بہانا فطری ہے (رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے بھی آنسو بہے تھے)، لیکن سینہ پیٹنا، کپڑے پھاڑنا اور آواز سے بین کرنا (نوحہ) حرام ہے۔

عربی: لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُودَ، وَشَقَّ الْجُيُوبَ، وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ.

اردو ترجمہ: وہ شخص ہم میں سے نہیں جو (غم میں) رخسار پیٹے، گریبان پھاڑے، اور جاہلیت کے بین کرے۔

(صحیح بخاری، حدیث: 1294، راوی: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ)

باب دوم	میت کو غسل دینے کا مسنون طریقہ

میت کو غسل دینا واجب (فرضِ کفایہ) ہے۔ اس میں درج ذیل ترتیب اور باریکیوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

غسل دینے والے کون ہوں؟

مرد کو مرد اور عورت کو عورت غسل دے۔

افضل یہ ہے کہ میت کے قریبی رشتہ دار غسل دیں جو سنت سے واقف ہوں اور امانت دار ہوں (یعنی میت کا کوئی عیب دیکھیں تو اسے چھپائیں)۔

"جو کسی میت کو غسل دے اور اس کے عیب چھپائے، اللہ اسے چالیس مرتبہ معاف فرماتا ہے۔" (المستدرک للحاکم: 1307 - صحیح)

ستر (پردے) کا خاص خیال

غسل شروع کرنے سے پہلے میت کے کپڑے اتارتے وقت اس کے ستر (ناف سے گھٹنوں تک) پر ایک موٹا کپڑا ڈال دیا جائے تاکہ جسم نظر نہ آئے۔ میت کی شرمگاہ کو دیکھنا یا بغیر ضرورت چھونا حرام ہے۔ (سنن ابی داؤد، حدیث: 3141، راوی: عائشہ رضی اللہ عنہا)

استنجاء اور پیٹ صاف کرنا

غسل دینے والا اپنے ہاتھ پر کپڑا لپیٹ لے۔

میت کو تھوڑا سا سہارا دے کر اٹھایا جائے اور اس کے پیٹ کو نرمی سے دبایا جائے تاکہ اگر کچھ خارج ہونا ہو تو ہو جائے۔ پھر اسے اچھی طرح صاف (استنجاء) کیا جائے۔

وضو کروانا (بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالے)

میت کو غسل سے پہلے وضو کروایا جائے، لیکن منہ میں پانی ڈالنے (کلی) اور ناک کے اندر پانی ڈالنے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ ایک گیلا کپڑا لے کر دانتوں، مسوڑھوں اور ناک کے نتھنوں کو صاف کر دیا جائے۔

عربی: ابۡدَأۡنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الۡوُضُوءِ مِنۡهَا.

اردو ترجمہ: (نبی ﷺ نے فرمایا) اس کے دائیں اعضاء سے اور وضو کے مقامات سے شروع کرو۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1254، راوی: ام عطیہ رضی اللہ عنہا)

پانی کی ترتیب اور بیری کے پتے

پانی میں بیری کے پتے (سدر) ڈال کر گرم کر لیا جائے تو بہتر ہے (صفائی کے لیے)۔

پہلے سر اور داڑھی کو صابن یا بیری کے پتوں کے جھاگ سے دھویا جائے۔ پھر میت کو بائیں (Left) کروٹ لٹا کر دائیں جانب پانی بہایا جائے (کندھے سے پاؤں تک)۔ پھر دائیں کروٹ لٹا کر بائیں جانب پانی بہایا جائے۔

طاق (Odd) عدد میں غسل

غسل کم از کم ایک بار، لیکن سنت یہ ہے کہ 3، 5 یا 7 بار (ضرورت کے مطابق) پانی بہایا جائے تاکہ جسم مکمل صاف ہو جائے۔

عربی: اغۡسِلۡنَهَا ثَلَاثًا أَوۡ خَمۡسًا أَوۡ أَكۡثَرَ مِنۡ ذَلِكَ إِنۡ رَأَيۡتُنَّ ذَلِكَ.

اردو ترجمہ: اسے تین، پانچ یا اس سے بھی زیادہ بار غسل دو اگر تم مناسب سمجھو۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1253)

کافور کا استعمال

آخری بار جب پانی بہایا جائے تو اس میں تھوڑا سا "کافور" ملا لیا جائے۔ اس سے جسم میں سختی رہتی ہے اور خوشبو آتی ہے۔

عربی: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ , قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنْ أَيُّوبَ السَّخْتِيَانِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيرِينَ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا , قَالَتْ:" دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ تُوُفِّيَتِ ابْنَتُهُ , فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ، إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ بِمَاءٍ , وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ , فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ".

اردو ترجمہ: ہم سے اسماعیل بن عبداللہ نےبیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے امام مالک نےبیان کیا، ان سے ایوب سختیانی نے اور ان سے محمد بن سیرین نے، ان سے ام عطیہ انصاری رضی اللہ عنہا نےبیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی (زینب یا ام کلثوم رضی اللہ عنہما) کی وفات ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو اور اگر مناسب سمجھو تو اس سے بھی زیادہ دے سکتی ہو۔ غسل کے پانی میں بیری کے پتے ملا لو اور آخر میں کافور یا (یہ کہا کہ) کچھ کافور کا استعمال کر لینا اور غسل سے فارغ ہونے پر مجھے خبر دے دینا۔ چنانچہ ہم نے جب غسل دے لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دیدی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اپنا ازار دیا اور فرمایا کہ اسے ان کی قمیص بنا دو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد اپنے ازار سے تھی۔ [صحيح البخاري/كتاب الجنائز/حدیث: 1253]

بالوں کی کنگھی اور چٹیا (خواتین کے لیے)

اگر میت خاتون ہو تو اس کے بالوں کو کھول کر دھویا جائے اور پھر ان کی تین چٹیاں بنا کر پیچھے ڈال دی جائیں۔

عربی: حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانٍ , قَالَ: حَدَّثَتْنَا حَفْصَةُ، عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا , قَالَتْ:" تُوُفِّيَتْ إِحْدَى بَنَاتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ , فَقَالَ: اغْسِلْنَهَا بِالسِّدْرِ وِتْرًا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُنَّ ذَلِكَ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي، فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَضَفَرْنَا شَعَرَهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ وَأَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا".

اردو ترجمہ: ہم سے مسدد نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، ان سے ہشام بن حسان نے بیان کیا، کہا کہ ہم سے حفصہ نے بیان کیا، ان سے ام عطیہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی کا انتقال ہو گیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کہ ان کو پانی اور بیری کے پتوں سے تین یا پانچ مرتبہ غسل دے دو۔ اگر تم مناسب سمجھو تو اس سے زیادہ بھی دے سکتی ہو اور آخر میں کافور یا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ) تھوڑی سی کافور استعمال کرو پھر جب غسل دے چکو تو مجھے خبر دو۔ چنانچہ فارغ ہو کر ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کے کفن کے لیے) اپنا ازار عنایت کیا۔ ہم نے اس کے سر کے بالوں کی تین چٹیاں کر کے انہیں پیچھے کی طرف ڈال دیا تھا۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1263، راوی: ام عطیہ رضی اللہ عنہا)

غسل کے بعد خشک کرنا

غسل مکمل ہونے کے بعد میت کے جسم کو کسی پاک تولیے یا چادر سے خشک کر لیا جائے تاکہ کفن گیلا نہ ہو۔

غسل کے دوران خاص احتیاطیں

پردہ پوشی: غسل کے دوران کمرے میں صرف وہ لوگ ہوں جن کی ضرورت ہے (غسل دینے والے اور مددگار)۔ تماشائیوں کا کھڑا ہونا منع ہے۔

اعضاء سے نرمی: میت کو زندہ کی طرح ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے، اس لیے جسم کو رگڑنے یا حرکت دینے میں انتہائی نرمی برتی جائے۔

ناخن اور بال: میت کے ناخن کاٹنا یا زیرِ ناف بال صاف کرنا مسنون نہیں ہے، اسے حالتِ اصلی پر رہنے دیا جائے۔

باب سوم	**کفن پہنانے کا مسنون طریقہ اور ضروری احکامات**

غسل کے بعد میت کو کفن پہنانا فرضِ کفایہ ہے۔ سنت یہ ہے کہ کفن سفید، صاف ستھرا اور میت کے پورے جسم کو ڈھانپنے والا ہو۔

کفن کے کپڑوں کی تعداد اور قسم

مرد کے لیے: تین سفید سوتی چادریں سنت ہیں۔ ان میں نہ قمیص (کرتا) ہے، نہ عمامہ (پگڑی) اور نہ ہی تہبند۔

عربی: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، " أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ ".

اردو ترجمہ: ہم سے محمد بن مقاتل نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم کو عبداللہ نے خبر دی، انہوں نے کہا کہ ہمیں ہشام بن عروہ نے خبر دی، انہیں ان کے باپ عروہ بن زبیر نے اور انہیں (ان کی خالہ) ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یمن کے تین سفید سوتی دھلے ہوئے کپڑوں میں کفن دیا گیا ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ۔ [صحيح البخاري/كتاب الجنائز/حدیث: 1264]

عورت کے لیے: پانچ کپڑے مستعمل ہیں: ایک تہبند (نیچے کا حصہ)، ایک اوڑھنی (سر کا کپڑا)، ایک قمیص (کرتا)، اور دو بڑی چادریں جو پورے جسم کو ڈھانپ لیں۔

میت کو غسل دینے سے پہلے دھاری دار چادر سے ڈھانپ دینا

"سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دھاری دار چادر سے ڈھانپ دیا گیا۔ ..." [بلوغ المرام /کتاب الجنائز/ حدیث: 431]

کفن تیار کرنے اور بچھانے کا طریقہ (مرد کے لیے)

کفن کو تخت پر بچھانے کی ترتیب درج ذیل ہے:

سب سے پہلے بڑی چادر بچھائیں، پھر اس کے اوپر دوسری، اور پھر تیسری۔ ان چادروں پر خوشبو (عطر یا حنوط) لگائیں۔

"جب تم میت کو خوشبو لگاؤ تو طاق (3، 5 یا 7) بار لگاؤ۔"

میت کو احتیاط سے اٹھا کر ان چادروں کے درمیان میں لٹا دیں۔ میت کے جسم کے وہ حصے جو سجدے میں زمین پر لگتے ہیں (پیشانی، ناک، ہاتھ، گھٹنے اور پاؤں) ان پر کافور ملنا مستحب ہے۔

چادریں لپیٹنے کا طریقہ

سب سے پہلے اوپر والی (تیسری) چادر کا بایاں حصہ میت کے اوپر ڈالیں، پھر دایاں حصہ اس کے اوپر لپیٹ دیں۔

اسی طرح دوسری چادر، اور پھر سب سے نیچے والی (پہلی) چادر کو لپیٹیں۔ دایاں حصہ ہمیشہ بائیں کے اوپر آنا چاہیے تاکہ لپیٹ مضبوط رہے۔

کفن کی گرہیں (کفن باندھنا)

جب چادریں لپیٹ لی جائیں تو کفن کو سر کی طرف سے اور پاؤں کی طرف سے کپڑے کی کترنوں (دھجیوں) سے باندھ دیں تاکہ چادریں کھل نہ جائیں۔ ایک گرہ درمیان (کمر) میں بھی لگائی جا سکتی ہے تاکہ کپڑا جگہ سے نہ ہلے۔

نوٹ: یہ گرہیں قبر میں اتارنے کے بعد کھول دی جاتی ہیں۔

کفن میں مبالغہ سے بچنا

کفن بہت زیادہ قیمتی یا ریشمی نہیں ہونا چاہیے، کیونکہ یہ مال کا ضیاع ہے اور میت کو اس سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ سادگی سنت ہے۔

"کفن میں زیادتی نہ کرو کیونکہ یہ جلد ہی بوسیدہ ہو جاتا ہے۔" (سنن ابی داؤد: 3154)

میت کا چہرہ دکھانا

کفن مکمل ہونے کے بعد میت کا چہرہ عزیز و اقارب کو دکھانا جائز ہے، بشرطیکہ وہ صبر کا دامن نہ چھوڑیں۔

حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ، عَنِ الْقَاسِمِ، عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُقَبِّلُ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُونٍ وَهُوَ مَيِّتٌ. حَتَّى رَأَيْتُ الدُّمُوعَ تَسِيلُ".

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کو بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے، ان کا انتقال ہو چکا تھا، میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ (سنن ابی داؤد: 3163)

نمازِ جنازہ کی تیاری، صف بندی اور مکمل طریقہ	باب چہارم

کفن دفن کی تیاری مکمل ہونے کے بعد میت کو نمازِ جنازہ کے لیے لے جایا جاتا ہے۔ یہ مرحلہ گناہوں کی بخشش اور میت کے لیے سفارش کا بہترین ذریعہ ہے۔

جنازے کو لے کر چلنے کا طریقہ

جنازے کو کندھا دینا کارِ ثواب ہے۔ سنت یہ ہے کہ جنازے کو تیزی سے لے کر چلا جائے (دوڑنا نہیں بلکہ تیز قدمی)۔

عربی: أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ.

اردو ترجمہ: جنازے کو جلدی لے کر چلو۔ (صحیح بخاری، حدیث: 1315، راوی: ابو ہریرہؓ)

صفوں کی ترتیب

نمازِ جنازہ کے لیے صفوں کی تعداد طاق (3, 5, 7) ہونا مستحب ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ، فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلَاثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا أَوْجَبَ"، قَالَ: فَكَانَ مَالِكٌ إِذَا اسْتَقَلَّ أَهْلَ الْجَنَازَةِ، جَزَّأَهُمْ ثَلَاثَةَ صُفُوفٍ لِلْحَدِيثِ.

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو بھی مسلمان مرجائے اور اس کے جنازے میں مسلمان نمازیوں کی تین صفیں ہوں تو اللہ اس کے لیے جنت کو واجب کر دے گا"۔ راوی کہتے ہیں: نماز (جنازہ) میں جب لوگ تھوڑے ہوتے تو مالک اس حدیث کے پیش نظر ان کی تین صفیں بنا دیتے۔ (سنن ابی داؤد: 3166 - حسن)

(اس کا مرفوع حصہ ابن اسحاق کی وجہ سے ضعیف ہے وہ مدلس ہیں اور عنعنہ سے روایت کئے ہوئے ہیں البتہ موقوف حصہ (مالک بن ہبیرہ کا فعل ہے) متابعات و شواہد سے تقویت پا کر صحیح ہے)

میت کو امام کے سامنے رکھا جائے گا۔ امام کہاں کھڑا ہوگا، اس کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں (مرد کے سر کے سامنے، عورت کے درمیان میں)۔

نمازِ جنازہ کی نیت

نیت دل کے ارادے کا نام ہے (زبان سے الفاظ ضروری نہیں)۔ ارادہ یہ ہو کہ: "میں اس میت کی بخشش کی دعا کے لیے چار تکبیرات کے ساتھ نمازِ جنازہ پڑھ رہا ہوں، پیچھے اس امام کے۔"

نمازِ جنازہ کا مسنون طریقہ

پہلی تکبیر (تکبیرِ تحریمہ) اور ثناء و فاتحہ:

امام بلند آواز میں "اللہ اکبر" کہے گا، مقتدی بھی آہستہ "اللہ اکبر" کہیں گے۔ ہاتھ کانوں تک اٹھا کر ناف کے نیچے یا سینے پر باندھ لیں۔

پہلے "**سبحانک اللھم...**" (ثناء) پڑھیں۔ ثناء پڑھنا سنتِ مؤکدہ ہے۔

سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ، وَتَبَارَکَ اسْمُکَ، وَتَعَالٰی جَدُّکَ، وَجَلَّ ثَنَاؤُکَ، وَلَا إِلٰہَ غَیْرُکَ

اردو ترجمہ: "اے اللہ ! تو پاک ہے اور حمد وثنا تیرے لیے ہے، تیرا نام بابرکت ہے، تیری شان بلند ہے، اور تیری تعریف بہت عظیم ہے، اور تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

امام ترمذی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ میں ثناء (جس میں "وجل ثناؤک" شامل تھا) پڑھنے کا حکم دیا- (جامع ترمذی)

پھر "سورۃ الفاتحہ" پڑھنا سنتِ صحیحہ سے ثابت ہے۔ (حوالہ: صحیح بخاری: 1335)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ (1) الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (2) مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (3) اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (4) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (5) صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّيْنَ (7)

دوسری تکبیر اور درودِ پاک:

پھر امام "اللہ اکبر" کہے گا (اس میں ہاتھ اٹھانا یا نہ اٹھانا دونوں ثابت ہیں، لیکن ہاتھ باندھے رکھیں)۔ اب درودِ ابراہیمی پڑھیں:

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ

اللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاھِیمَ وَعَلٰی آلِ إِبْرَاھِیمَ إِنَّکَ حَمِیدٌ مَجِیدٌ

اردو ترجمہ: اے اللہ ! محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل پر رحمت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراھیم پر اور ان کی آل پر رحمت نازل فرمائی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے۔ اے اللہ ! محمد (ﷺ) پر اور ان کی آل پر برکت نازل فرما، جس طرح تو نے ابراھیم پر اور ان کی آل پر برکت نازل فرمائی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور پاک ہے۔

تیسری تکبیر اور مسنون دعا:

تیسری تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کریں۔ یہ وہ مقام ہے جہاں خلوصِ دل سے دعا کرنی چاہیے۔

جامع مسنون دعا:

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا، وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا، وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا. اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الإِسْلاَمِ، وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الإِيمَانِ.

اردو ترجمہ: اے اللہ ! بخش دے ہمارے زندوں کو اور ہمارے فوت شدہ لوگوں کو، ہمارے حاضر کو اور غائب کو، ہمارے چھوٹوں کو اور بڑوں کو، اور ہمارے مردوں کو اور ہماری عورتوں کو۔ اے اللہ ! تو ہم میں سے جسے زندہ رکھے اسے اسلام پر زندہ رکھ، اور جسے موت دے اسے ایمان پر موت دے۔ (سنن ابی داؤد: 3201، سنن الترمذی: 1024 - صحیح، راوی: ابو ہریرہؓ)

چوتھی تکبیر اور سلام:

چوتھی تکبیر کے بعد امام "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہہ کر سلام پھیر دے گا۔

سنتِ صحابہ: ایک طرف سلام پھیرنا بھی ثابت ہے اور دونوں طرف بھی۔ (حوالہ: سنن الکبریٰ للبیہقی، حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا عمل)

ضروری باریکیاں:

جوتے پہن کر نماز: اگر جگہ پاک ہو تو جوتے پہن کر نمازِ جنازہ پڑھنا جائز ہے، بشرطیکہ جوتوں کے نیچے نجاست نہ ہو۔ (سنن ابی داؤد: 652)۔

بغیر وضو شرکت: اگر کوئی شخص ایسے وقت پہنچے کہ وضو کرنے میں نماز نکل جائے گی، تو وہ تیمم کر کے شریک ہو سکتا ہے (جمہور کا قول)۔

وضو کا ہونا: نمازِ جنازہ کے لیے وضو شرط ہے، تیمم صرف اس صورت میں جب پانی نہ ملے یا پانی کے استعمال سے معذوری ہو۔

قضا نمازِ جنازہ: اگر کسی کی نمازِ جنازہ نکل جائے، تو وہ قبر پر جا کر بھی پڑھ سکتا ہے۔ (صحیح بخاری: 1336)۔

باب پنجم	تدفین، قبر کے احکامات اور تدفین کے بعد کے اعمال

نمازِ جنازہ کے بعد میت کو فوراً قبرستان لے جانا چاہیے تاکہ اسے اللہ کے سپرد کیا جا سکے۔

قبر کی کھدائی اور اقسام

سنت یہ ہے کہ قبر گہری اور کشادہ کھودی جائے۔ قبر کی دو اقسام ثابت ہیں:

- **لحد** (بغل والی قبر) : یہ افضل ہے، جس میں قبر کی دیوار کے نیچے قبلہ کی جانب ایک غار نما جگہ بنائی جاتی ہے۔
- **شق** (درمیان والی قبر) : اگر زمین نرم ہو، تو سیدھی گہری قبر کھود کر درمیان میں میت رکھی جا سکتی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لحد ہمارے لیے ہے اور شق دوسروں (اہلِ کتاب) کے لیے۔" (سنن ابی داؤد، حدیث: 3208)

میت کو قبر میں اتارنے کا طریقہ

- میت کو قبر میں پاؤں کی جانب سے یا قبلہ کی جانب سے اتارا جائے۔
- میت کو لٹانے کے بعد اس کا رخ قبلہ کی طرف کر دیا جائے اور دائیں کروٹ پر لٹایا جائے۔

دعا: اتارتے وقت یہ پڑھیں:

"بِسْمِ اللّٰهِ وَعَلٰى سُنَّةِ رَسُولِ اللّٰهِ"

اردو ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے (سنت) پر (ہم اسے دفن کرتے ہیں)۔ (سنن ابی داود، حدیث: 3213)

کفن کی گرہیں کھولنا

میت کو قبر میں لٹانے کے بعد کفن کی وہ گرہیں جو سر اور پاؤں کی طرف لگائی گئی تھیں، انہیں کھول دینا سنت ہے، کیونکہ اب ان کی ضرورت نہیں رہی۔

مٹی ڈالنے کا طریقہ

مٹی ڈالتے وقت سر کی طرف سے شروع کرنا مستحب ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ایک جنازے پر سر کی جانب سے تین بار مٹی ڈالی تھی۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: 1565)

قبر پر نشان اور بلندی

- قبر کو زمین سے بہت زیادہ اونچا نہ کیا جائے، بلکہ صرف ایک بالشت کے برابر اونچا (اونٹ کے کوہان کی طرح) رکھا جائے تاکہ پہچان رہے۔
- قبر پر پختہ عمارت بنانا، چونا گچ کرنا یا اس پر بیٹھنا اور لکھنا منع ہے۔

وحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ، عَنْ جَابِرٍ، قَالَ: " نُهِيَ عَنْ تَقْصِيصِ الْقُبُورِ ".

اردو ترجمہ: ایوب نے ابوزبیر سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے روایت کی، انہوں نے کہا: قبروں کو چونا لگانے سے منع

کیا گیا ہے۔ [صحیح مسلم/کتاب الجنائز/حدیث: 2247]

تدفین کے فوراً بعد کے اعمال

- **ثبات قدمی کی دعا:** تدفین کے بعد میت کے سرہانے کھڑے ہو کر اس کے لیے بخشش اور منکر نکیر کے سوالات کے وقت ثابت قدمی کی دعا کرنا سنت ہے۔

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَحِيرٍ، عَنْ هَانِئٍ مَوْلَى عُثْمَانَ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَرَغَ مِنْ دَفْنِ الْمَيِّتِ، وَقَفَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: اسْتَغْفِرُوا لِأَخِيكُمْ، وَسَلُوا لَهُ بِالتَّثْبِيتِ، فَإِنَّهُ الْآنَ يُسْأَلُ، قَالَ أَبُو دَاوُد: بَحِيرٌ ابْنُ رَيْسَانَ.

اردو ترجمہ: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تو وہاں کچھ دیر رکتے اور فرماتے: اپنے بھائی کی مغفرت کی دعا مانگو، اور اس کے لیے ثابت قدم رہنے کی دعا کرو، کیونکہ ابھی اس سے سوال کیا جائے گا ۔ ابوداؤد کہتے ہیں: بحیر سے بحیر بن ریسان مراد ہیں۔ [سنن ابي داود/كتاب الجنائز/حديث: 3221]

تعزیت (میت کے گھر والوں کو دلاسہ دینا)

میت کے گھر والوں سے تعزیت کرنا سنت ہے تاکہ ان کا غم ہلکا ہو۔ ان کے لیے کھانا تیار کرنا مستحب ہے کیونکہ وہ غم میں مشغول ہوتے ہیں۔

اردو ترجمہ: "آلِ جعفر کے لیے کھانا تیار کرو، کیونکہ ان پر ایسا معاملہ آپڑا ہے جس نے انہیں مشغول کر دیا ہے۔" [(حسن) سنن ابی داؤد، حدیث: 3132]

جنازے کے پیچھے چلنے کے آداب

- **خاموشی:** جنازے کے ساتھ چلتے وقت بلند آواز سے ذکر کرنا یا باتیں کرنا منع ہے۔ خاموشی اور آخرت کی فکر ہونی چاہیے۔

- **آگے یا پیچھے چلنا** : جنازے کے چاروں طرف (آگے، پیچھے، دائیں، بائیں) چلنا جائز ہے، لیکن پیدل چلنے والے جنازے کے قریب رہیں اور سواری والے پیچھے رہیں۔

حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ:" رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَبَا بَكْرٍ، وَعُمَرَ، يَمْشُونَ أَمَامَ الْجَنَازَةِ".

اردو ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کو جنازے کے آگے چلتے دیکھا ہے۔ [سنن ابي داود/کتاب الجنائز/حدیث: 3179]

مصادر ومراجع

اسم المؤلف	اسم الکتاب	نمبر شمار
کلام اللہ	القرآن الکریم	1
امام محمد بن اسماعیل بخاریؒ	صحیح البخاری	2
امام مسلم بن حجاج قشیریؒ	صحیح مسلم	3
امام ابوداؤد سجستانیؒ	سنن ابی داؤد	4
امام ابو عیسیٰ ترمذیؒ	سنن الترمذی	5
امام محمد بن یزید ابن ماجہؒ	سنن ابن ماجہ	6

8	المستدرک	امام حاکم نیشاپوریؒ
9	بلوغ المرام	امام ابن حجر عسقلانی